سوال

قرآن مجید میں کلمۃ "امۃ" کا معنی

جواب

الحمد للہ

شیخ محمد شنقیطی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

قرآن مجید میں کلمہ "امۃ" کا استعمال چار طرح ہوا ہے :

اول :

وقت میں سے تھوڑي مدت کے لیے استعمال ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے : ولئن اخرنا عنھم العذاب الی امۃ معدودۃ اوراگر ہم ان سے تھوڑي مدت کے لیے عذاب موخر کردیں ۔

اور ایسے ہی اس فرمان باری تعالی میں :

وقال الذی نجا منھما وادکر بعد امۃ

اوران دوقیدیوں میں سے جورہاہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آگیا اور کہنے لگا ۔

دوم :

لوگوں کی ایک جماعت کے لیے استعمال ۔

غالب طور پراسی معنی میں زیادہ استعمال ہوا ہے ، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

ووجد علیہ امۃ من الناس یسقون

اور وہاں پر لوگوں میں سے کچھ کوپانی پلاتے ہوئے پایا ۔

اور اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

ولکل امۃ رسول اور ہر امت کے لیے رسول ہے

اور فرمان ربانی ہے : کان الناس امۃ واحدۃ لوگ ایک ہی جماعت تھے ، اس کے علاوہ اور بھی کئی آیات ہیں ۔

سوم :

اس شخص کے بارہ میں استعمال ہوا ہے جس کی اتباع کی جائے ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

ان ابراھیم کان امة یشک ابراھیم علیہ السلام ایک امت تھے ۔

چہارم :

شریعت اور طریقہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

انا وجدنا آباءنا علی امة یشک ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک طریقے پر پایا ، اور اللہ جل شانہ نے فرمایا :

ان ھذہ امتکم امة واحدة یشک یہ تمہارا طریقہ ایک ہی ہے ۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک آیات ہیں ۔ .